هدیه
بنیاد بعثت
تهران - ایران
۲۱۱

ایثار کی جزا

تحریر : سید مہدی شجاعی

نقاش : امیر نساجی

موسسة الزهراء

موسسة الزهراء

مرکز چاپ و نشر بنیاد بعثت

نام کتاب : ایثار کی جزا ـ مجموعۂ معصومینؑ کے ساتھ ـ سے حضرت فاطمہؑ کی زندگی کے مطابق ایک داستان

تحریر : مہدی شجاعی

نقاش : امیر نسبجی

تہیہ و تنظیم : قسمت کودکان و نوجوانان بنیاد بعثت

چاپ اول : ۱۴۱۶ ہجری قمری

تعداد : ۱۰۰۰

پتہ : تہران خیابان سمیہ شمارہ ۱۰۹

فون : ۸۸۲۲۲۴۴ فاکس ۸۸۲۱۳۷۰ (۰۲۱)

پوسٹ کوڈ ۱۳۶۱ ـ ۱۵۸۱۵

جملہ حقوق محفوظ ہیں

شابک ۹ ـ ۰۲۹ ـ ۳۰۹ ـ ۹۶۴ ISBN 964 - 309 - 029 - 9

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدینہ سرد و سنگین سکوت میں ڈوبا ہوا ہے۔ مدینہ والے پورے دن کام کاج کے بعد تھک کے چور ہو چکے ہیں اور اپنی گھروں میں جا کر آرام کر رہے ہیں

آسمان میں ستارے نکل آئے ہیں، زمین اور مٹی کے چھوٹے چھوٹے گھروں پر چاند نے اپنی چاندنی کی نرم ریشمی چادر بچھا رکھی ہے۔

مدینہ خاموشی اور سناٹے میں ڈوبا ہوا ہے، اس سناٹے میں صرف رسول ۔ص۔ کے قدموں کی آواز بلند ہو رہی ہے، آپ آہستہ آہستہ علی کے گھر کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ رسول کے ساتھ آپ کے دو صحابی ہیں وہ

بھی رسول ص. کی طرح پریشان کن سوچ میں ڈوبے ہوئے ہیں . وہی دو صحابے نہیں بلکہ سبھی اصحاب رسول اکرم جانتے ہیں کہ رسول خدا ص. حسن و حسین سے کتنی محبت کرتے ہیں

سبھی جانتے ہیں کہ حسن و حسین ع. کی بے چینی سے رسول ص. بے چین ہو جاتے ہیں، ان کی خوشی سے خوش ہو جاتے ہیں .

سبھی جانتے ہیں : کہ یہ محبت فقط نانا اور دو نواسوں کی نہیں بلکہ خدا والی محبت اور پیغمبرانہ عشق ہے .

سارے مسلمان جانتے ہیں کہ آنحضرت کے اس عمل کی پیروی کرتے ہوئے ہم سب کو حسن و حسین ع. سے والہانہ محبت کرنا چاہیے .

کیونکہ انہوں نے بارہا اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ رسول ص. حسنین کیلئے فرما رہے ہیں : اے خدا ! میں حسن و حسین ع. سے محبت کرتا ہوں جو —



انہیں دوست رکھے اسے دوست رکھ ۔

رسول خدا ص ۔ دونوں صحابیوں کے ساتھ علی ع ۔ کے گھر تک پہونچ گئے ہیں ۔ رسول کے نرم دلکش اور میٹھی آواز گھر کی فضا میں گونج رہی ہیں :

اے علی ! اے فاطمہ ! تم پر سلام ہو ؛ میں اپنے بیٹوں کی عیادت کیلئے آیا ہوں ، میرے ساتھ دو مہمان بھی ہیں انہیں اجازت دوگے ؟

فاطمہ و علی کی شوق میں ڈوبی آواز گھر سے آتی ہے : یا رسول اللہ ! ص آپ پر سلام و رحمت ہو ، یہ گھر آپ ہی کا ہے تشریف لائے

پہلے رسول خدا ص ۔ پھر دونوں صحابی گھر میں داخل ہوتے ہیں لیکن روزانہ کی طرح آج حسن و حسین ع ۔ بے تابانہ رسول کی طرف لپک نہیں رہے ہیں ، رسول کی گود میں نہیں جا رہے ہیں ، اپنا سر ، چہرہ ، آنکھیں رسول کے لبوں کی طرف نہیں بڑھا رہے ہیں !

آج رات حسن و حسین ع. بستر بیماری پر پڑے ہیں اور بیماری نے ان کی حالت غیر بنا رکھی ہے. رسول کی آواز سن کر دونوں نے بڑی دقت سے آنکھیں کھولیں لیکن ان میں اٹھنے کی طاقت نہیں ہے.

رسول خدا پریشان اور والہانہ انداز میں ان کے بستروں کی طرف اس طرح بڑھتے ہیں کہ آپ کی عبا پیروں میں الجھ جاتی ہے

آپ بستر کے کنارے بیٹھ کر بے تحاشا ان کے چہروں کے بوسے لینے لگتے ہیں کیا ہوا میرے پیارو؟ خدا تمہارا دکھ دور کرے، خدا تمہیں سلامت رکھے.

حسنین ع - اپنی باہیں رسول کی گردن میں ڈال دیتے ہیں. اگرچہ یہ گھر لشکر اسلام کے سب سے بڑے سپہ سالار کا گھر ہے لیکن اس گھر میں مہمانوں کی ضیافت کیلئے کچھ بھی - نہیں ہے!

علی کو مہمانوں کی مہمان نوازی نہ کر سکنے پر شرمندگی ہے لیکن مہمان جانتے ہیں کہ فقر علی کا افتخار ہے، اسلام اور رسول اکرم کا افتخار ہے وہ جانتے ہیں کہ اگر علی چاہیں تو عیش و آرام کے ساتھ بہترین زندگی گذار سکتے ہیں، لیکن علی و فاطمہ نے خود ہی فقیرانہ زندگی بسر کرنا پسند کی ہے۔

لہذا مہمانوں کے ساتھ صرف مہر و محبت کا برتاؤ کرتے ہیں۔ رسول خدا ص نے اٹھنے سے پہلے پوچھا: اے علی! تم نے بچوں کی صحت کیلئے منت کیوں نہ مان لی؟

علی بلا تامل فرماتے ہیں: کیوں نہیں، میں نے تین روزے مان لئے ہیں اگر خدا شفا دے تو مسلسل تین روزے رکھوں گا۔

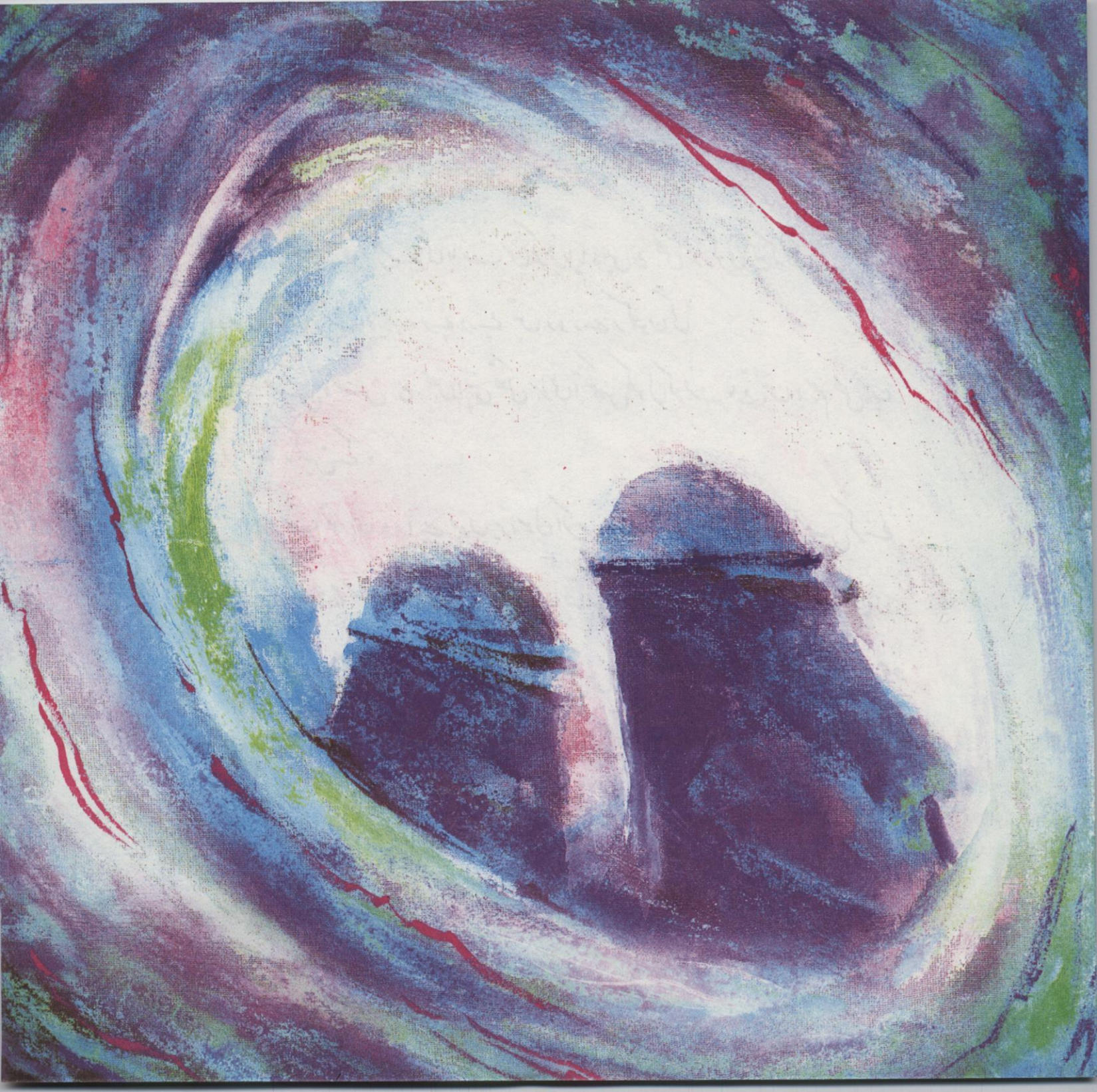

فاطمہ نے علی و پیغمبر کی بات سن کر فرمایا: میں نے بھی نذر کر لی ہے کہ اگر خدا میرے دونوں بیٹوں کو شفا دیدے تو پے در پے تین روزے رکھوں گی

حسن و حسین ع. بھی اپنی تھکی ہوئی آنکھیں کھول کر فرماتے ہیں: ہم بھی تین روزے رکھیں گے.

ساتھ ہی وہ اپنے لبوں پر رسول اکرم ص. کے بوسوں کی گرمی محسوس کرنے لگتے ہیں. فضہ جو برسوں پیغمبر اکرم کی والدہ جناب آمنہ کی خدمت میں رہی ہیں اور اب وقت فاطمہ کی مدد کرنے اور ان سے درس زندگی حاصل کرنے کیلئے گھر میں موجود ہیں اس نے بھی منت مان لی ہے کہ اگر بچے اچھے ہوگئے تو پے در پے تین روزے رکھے گی.

نذر مانے ہوئے زیادہ مدت نہیں گزری تھی کہ خدا نے بچوں کو شفا دیدی



اور حسنین ع. صحت یاب ہو کر بستر سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

اب نذر پوری کرنے کا وقت آگیا۔ سبھی گھر والے روزے سے ہیں، افطار کیلئے گھر میں صرف تین کیلو کے بقدر جو ہے جسے فاطمہ فضہ مل کر پیسا اور پکانے میں مشغول ہیں۔ افطار کیلئے پانچ روٹیاں پکائی گئیں۔

ہر ایک کیلئے صرف روٹی، سب کو انتظار ہے کہ حضرت علی ع. مسجد سے واپس ہوں تو سب باہم روزہ افطار کریں۔

حضرت علی ع. مسجد سے تشریف لائے اور سب دسترخوان پر بیٹھ گئے۔ ایک روٹی سے دن بھر کی بھوک مٹانے اور روزہ افطار کرنے کیلئے۔

ابھی ہاتھ دسترخوان کی طرف بڑھے نہیں تھے کہ دروازے سے آواز سنائی



دی: میں ایک بے بس فقیر اور مسکین ہوں اے خاندان نبوت! اے اہل بیت رسول! خدا تمہیں بہشت کے کھانے سے سیراب کرے! میری اور میرے بھوکے خاندان کی مدد کرو۔ ابھی فقیر کی صدا تمام بھی نہ ہوئی تھی کہ علی اپنی روٹی فقیر کو دینے کیلئے اٹھے فاطمہ نے بھی اپنی روٹی بڑھا دی حسن و حسین اور فضہ نے بھی اپنی روٹیاں حوالے کر دیں۔ پانچ روٹیاں یعنی ایک کھر کا تمام افطار فقیر کو دے دیا گیا۔

اب دسترخوان پر صرف پانی رہ گیا ہے سب نے پانی سے افطار کیا اور شکر خدا بجا لائے۔

دوسرا دن بھی آیا افطار کیلئے پانچ روٹیاں تیار کی گئیں دوسرے دن بھی افطار کیلئے ہاتھ دسترخوان کی طرف بڑھے ہی تھے کہ آواز سنائی دی: اے خاند-



خاندان نبوت! تم پر سلام ؛ میں ایک یتیم بچہ ہوں میرے پاس کھانے پینے کیلئے کچھ بھی نہیں میری مدد کرو

گھر سے ایک ہاتھ باہر نکلا اور پانچ روٹیاں دعا و سلام کے ساتھ یتیم کے حوالے کر دی گئیں

دوسرے دن بھی روزہ داروں نے پانی سے افطار کیا بھوک سے اُن کے رنگ اُڑ رہے ہیں .

تیسرے دن بھی افطار کیلئے وہی تین کیلو کے قریب جو کا آٹا ہے اور پانچ روٹیاں پکائی گئیں .

حضرت علی تو طاقتور ہیں بھوک برداشت کرنا ان کا معمول ہے لیکن لاغر و نحیف فاطمہ فضہ اور چھوٹے چھوٹے بچے جو ابھی بستر بیماری سے اٹھے ہیں کیسے بھوک برداشت کر سکے ؟ ایک لقمہ بھی نہیں کھایا ؟!

بہر حال تیسرے دن بھی بھوک کی حالت میں روزہ رکھ گیا ، انہیں افطار کے وقت تک صبر کرنا ہے ، سب کے حصہ میں ایک روٹی ہے ، بھوک آخری حد تک پہنچی ہوئی ہے ، افطار کے قریب بھوک کی شدت سے ہاتھ لرز رہے ہیں . حسنین کی آنکھیں گڑھوں میں دھنس گئی ہیں ، کمزوری سے چلنے اور کھڑے ہونے کی طاقت بھی ختم ہو گئی ہے حضرت علی مسجد سے واپس آئے دسترخوان بچھایا گیا جس پر جو کی پانچ روٹیاں اور پانی کا برتن رکھا ہے

ہائے اس تین دن کی بھوک میں اس خاندان کے افراد کیا بیت گئی یہ جو کی ایک روٹی کتنی عمدہ غذا نظر آرہی ہے ؟ !

حسنین خود کو دسترخوان تک پہنچاتے ہیں اور سب کے ساتھ اپنے ہاتھ بڑھانا ہی چاہتے ہیں کہ پھر دروازے سے آواز آتی ہے ! اس آواز کے ساتھ ہی فضا میں ہاتھ رک گئے ! :

سلام اے اہلبیت تم پر سلام! اے محمدؐ کے گھرانے والو! میں ایک
مدت سے بھوکا ہوں، میں اسیر ہوں، میری مدد کیجے

کوئی تامل نہیں کرتا، جو ہاتھ لقمے توڑنے کیلئے بڑھے تھے روٹیاں اٹھا
کر ایک ساتھ بھوکے اسیر کے حوالے کر دیتے ہیں!

بھوک سے پریشان اس خاندان کو زندہ رکھنے والے صرف ایک لذت بخش چیز ہے
ایثار۔ انتہائی بھوک کے عالم میں دوسرے کی مدد کرنا اپنی بھوک میں دوسرے
بھوکوں کو کھانا کھلانا فقط اس ایثار کا جزا خدا ہی جانتا ہے اور وہی اس کے
مدد کر سکتا ہے۔

خود حضرت علی نے حسنین کے رنجیدہ اور زرد چہرہ کی طرف دیکھا اور سونجھ
لگے رسول خدا کا دیدار غم دور کرتا ہے اور بھوک کو بھلا دیتا ہے، فرمایا اٹھو۔



تمہارے نانا کے خدمت میں چلیں

حسنین نانا کے ملاقات کے شوق میں اٹھ کر بابا کے ساتھ آپ کے گھر کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔

حسنین کو بھوک سے کمزور، چوزوں کی طرح لرزتے دیکھ کر رسول آبدیدہ ہو۔ جاتے میں اپنے دونوں بچوں کو اس حالت میں دیکھ کر کیسے صبر کر سکتا ہوں ؟

خدایا تو ہی دیکھ کر تیری خوشنودی کیلئے تیرے پیغمبر خانوادہ کیا کر رہا ہے ؟!

میرے عزیزو اٹھو ہم لوگ اپنی فاطمہ کے پاس چلیں، نہ جانے اس تین دن میں اس پر کیا بیتی ہے ؟! فاطمہ میری جان ہے اور میرے جسم کا حصّہ ہے۔

بھوک کے شدّت سے فاطمہ کی آنکھیں دھنسی ہوئی ہیں، پیر لڑکھڑا رہے ہیں لیکن اسی حالت میں مشغول نماز ہیں !

رسول خدا اپنی پیاری بیٹی فاطمہ کو آغوش میں لے کر رونے لگے ہیں۔ اتنا روتے ہیں کہ آپ کے شانے گریہ کی شدت سے اچھلنے لگتے ہیں۔ کوئی ان اللہ کے پیاروں کو ایسے حالت میں دیکھ کر برداشت کر سکتا ہے ؟

اسی وقت فضا میں خوشبو پھیلتی ہے اور جبرئیل رسول خدا ص پر نازل ہوتے ہیں : اے محمد ! اپنے خاندان کے افراد کو میرا ہدیہ دے دیجئے

اے جبرئیل ! تم پر سلام ہو کیا لائے ہو ؟

پہلے تو یہ عرض کروں کہ خدا اس خاندان پر درود و سلام بھیجتا ہے ، پھر آن ایثار کرنے والوں کی شان میں یہ آیتیں نازل ہوئی ہیں :

حقیقت میں وہی کام قابل قدر ہے جس سے خدا راضی ہو جائے۔ میں جبرئیل امین ہوں ، میں خدا کا پیغام پہونچانے والا ہوں ، میں آپ کے اور خدا کے درمیان رابطہ ہوں ، میرے نزدیک اس سے بہتر کوئی تحفہ نہیں ہو سکتا۔

ان آیات میں خداوند عالم نے تمام روز سے داراں کو "زمانہ کے بہترین افراد"
کے نام سے پہنچوایا ہے وہ فرماتے ہے : یہ وہ لوگ ہیں جو نذریں پوری کرتے ہیں اور اس
دن سے جس کی سختی چاروں طرف پھیلی ہوگی ڈرتے ہیں اور اس کی محبت میں
محتاج ، یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو تم کو بس خدا کیلئے کھانا کھلاتے ہیں
ہم نہ تم سے بدلہ کے طلبگار ہیں اور نہ شکریہ کے ہم قیامت وحشتناک کے دن سے ڈرتے ہیں،
جس دن زیادہ تر لوگ غمگین وافسردہ ہوں گے خدا ان کو مسرور وخوش کردیگا۔



ان کے صبر و ایثار کی جزا بہشت ہے۔ باغ اور ریشم کی پوشاک عطا فرمائیگا وہاں وہ تخت پر ٹیک لگائے بیٹھے ہوں گے اور انہیں سردی و گرمی کا احساس نہ ہوگا۔ وہ جنت جس کے درختوں کے سایہ ان کے نزدیک ان کے بے مثل میوہ ان کی دسترس میں ہوں گے۔ یہ وہ جزا ہے جو خدا تمہارے عمل کے عوض دے رہا ہے۔

اب حسنین، فاطمہ، فضہ اور حضرت علی کسی کو بھی بھوک کا احساس نہیں رہ گیا ہے اور کمزوری رفتہ رفتہ دور ہو جاتی ہے اور اس کی جگہ خوشی و نشاط نے لے لی ہے سبھی خدا کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاتے ہیں۔ وہ اس عظیم جزا پر اس کا شکر بجا لاتے ہیں